ہفتہ
10-فروری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر : نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 34 | ہفتہ 20 رمضان -1416ھ' 10 تبلیغ 1375ھش' 10 -فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقی مصائب سے بچائے جاتے ہیں

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندوں سے بھرا ہوا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجھے افسوس ہوتا ہے کہ جب کثرت سے ایسے خطوط آتے ہیں کہ جن میں دنیا اور اس کی خواہشوں کا ذکر ہوتا ہے اور لکھا جاتا ہے کہ میرے لئے فلاں امر کے واسطے دعا کرو۔ میری فلاں آرزو پوری ہو جائے۔ بہت ہی تھوڑے لوگ ہوتے ہیں جو محض خدا کی رضا ہی کو مقدم کرتے ہیں اور اسی کی ہی خواہش اور آرزو کرتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ مکر سے لکھتے ہیں۔ یعنی پہلے تو ذکر کرتے ہیں کہ آپ دعا کریں کہ ہمارے دل میں ذوق شوق عبادت کا پیدا ہو جاوے اور یہ ہو اور وہ ہو۔ پھر آخر میں اپنی دنیوی خواہشوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ میں ایسی بدبودار تحریروں کو شناخت کر لیتا ہوں کہ ان کی اصل غرض کیا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہ نیات کو خوب دیکھتا ہے۔ اس طرح پر تو گویا خدا کو دھوکہ دینا ہے۔ اس طریق کو بالکل چھوڑ دینا چاہئے۔ تمہیں چاہئے کہ خالصتہ" اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو دنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے وہ خود ان کا تکفل فرماتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات سے انہیں نجات اور مخلصی عطا فرماتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 424)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ صاجزادی امتہ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی تحریر فرماتی ہیں۔

امید ہے آپ بخیرت ہوں گے۔ گذشتہ دنوں میرے داماد عزیزم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب کی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں۔ ان کے ایصال ثواب اور دعا کے لئے اعلان ارسال ہے۔ مہربانی فرما کر اس کو الفضل میں پہلے صفحہ پر چھپوادیں۔ مناسب درستی کی ضرورت ہو تو بھی فرمالیں۔

میرے میاں مکرم عبدالرحیم احمد صاحب بھی قریباً 6/7 ماہ سے بہت بیمار ہیں ان کی صحت تندرستی کے لئے بھی دعا کی غرض سے اخبار میں درخواست کردیں تو بہت ممنون ہوں گی۔

ان مبارک ایام میں مجھے میرے میاں کو اور بچوں کو اپنی دعاؤں میں ضروریاد رکھیں۔

محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب (وفات یافتہ) ڈائریکٹر آف اریگیشن ریسرچ بنت حضرت ڈاکٹر فتح دین صاحب آف پشاور مورخہ 27- جنوری بروز ہفتہ 8 بجے شام نہایت مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔

آپ موصیہ تھیں۔ اور اپنی تمام عمر لاہور میں گذاری اور جس حلقہ میں بھی رہیں وہاں کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت بجالاتی رہیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ اور خود کو سلسلہ کے کاموں میں وقف رکھا۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے تین صاجزادے (جو کہ تمام خاندان حضرت بانی سلسلہ میں بیاہے ہوئے ہیں) اور چار صاجزادیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ان کے بڑے بیٹے عزیزم ڈاکٹر میر داؤد احمد صاحب میری بیٹی اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی نواسی ہے' عزیزم میر محمود احمد صاحب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی پوتی سے اور مکرم میر حبیب احمد صاحب واقف زندگی حضرت میر محمد اسحاق

باقی صفحہ 2 پر

انصار تعلیم کلام الٰہی کے سلسلہ میں ذمہ داریاں ادا کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انصار اللہ کو آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنے طوعی اور رضاکارانہ چندوں کی ادائیگی میں ست ہو چکے ہیں (اللہ تعالیٰ آپ کو چست ہو جانے کی توفیق عطا فرمائے) لیکن مجھے اس کی اتنی فکر نہیں جتنی اس بات کی فکر ہے کہ آپ ان ذمہ داریوں کو ادا کریں جو (تعلیم کلام الٰہی) کے سلسلہ میں آپ پر عائد ہوتی ہیں۔ (کلام الٰہی) کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری تو خود کلام الٰہی سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو کلام الٰہی سکھانے کی آپ پر عائد ہوتی ہے جن کے آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں (-) راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔ ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے کلام الٰہی پڑھتے ہیں اور کلام الٰہی کے سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہئے اور انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ (پاکستان) کو اس بات کی اطلاع دے اور ہر مہینہ اطلاع دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ 14- اپریل 1969ء)

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے۔ وہ خود ان کا کفیل ہو جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

۱۰ تبلیغ 1375 ہش ۱۰ فروری 1996ء

ہمیں کیا کرنا چاہئے

ہم جو احمدیہ جماعت میں شامل ہیں ہمیں صرف اس بات سے خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ ہم نے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ جماعت میں شمولیت اختیار کر لینے کے بعد بھی خدانخواستہ ایسا ہو سکتا ہے کہ انسان جماعت سے کاٹا جائے۔ اگرچہ بظاہر نظر تو یہی آئے کہ وہ جماعت میں شامل ہے لیکن حقیقت میں وہ جماعت میں شامل نہ ہو۔ ایسا اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ باتیں جو ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بتائی ہیں اور ان کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے ہم ان کی پرواہ نہ کریں۔ اگر ہم جماعت میں رہتے ہوئے ان باتوں کی پرواہ نہ کریں تو یقیناً ہم جماعت سے کاٹے ہوئے سمجھے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر شخص کو اس بات سے محفوظ رکھے۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔ سو اس سے ڈرو۔ اور ہر ایک بات سمجھ کر کہو۔ تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کے لب جھوٹ سے اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔"

گویا کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے ڈرے اور ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے ڈرے گا وہ یقیناً اپنے آپ کو سیدھے راستے پر رکھنے کی کوشش کرے گا اس کی ہر بات اور اس کا ہر فعل سیدھا سادھا ہو گا۔ شوخی اور چالاکی ہرگز نہیں ہو گی۔ کیونکہ شوخی اور چالاکی انسان اس وقت کرتا ہے جب وہ خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتا ہے۔ جب اسے اس بات کا خیال پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کی شوخی اور چالاکی کامیاب ہو جائے گی اور اس کا رد کرنے والا کوئی نہیں۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ سے ڈرے تو یقیناً شوخی اور چالاکی اس کے دل سے نکل جائے گی۔ اور ایسا صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کا ڈر پیدا ہو۔ دوسری بات جو اس ارشاد میں فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم لوگ اس لئے جماعت میں شامل ہوئے ہیں کہ ہم نیکی کا نمونہ دکھائیں۔ صرف یہ کافی نہیں کہ ہم اپنے آپ کو نیک سمجھیں یا نیکیاں کریں۔ ہماری نیکی دوسروں کو نظر آنی چاہئے۔ جس طرح انصاف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ کافی نہیں کہ انصاف کیا جائے۔ بلکہ انصاف ہوتا نظر آنا چاہئے۔ اسی طرح نیکی صرف کی جانی کافی نہیں نظر آنی چاہئے۔ جب دوسرے لوگوں کو نیکی نظر ہی نہیں آئے گی تو ہم نیکی کا نمونہ کیسے بنیں گے۔ پس ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم نیکیاں کریں۔ اور خلوص نیت کے ساتھ اس طرح کریں کہ دوسرے لوگ بھی ہمارا نمونہ پکڑ سکیں۔ اسی سلسلے میں یہ نہایت ضروری بات ہے کہ بدی کو چھوڑا جائے۔ اور اپنے ہونٹوں کو یعنی اپنی زبان کو جھوٹ سے ملوث نہ کیا جائے۔ اور اپنے دل کو ناپاک خیالات سے پرہیز کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اگر ہم یہ سب کچھ کر سکیں تو ہمارا اس جماعت میں شامل ہونا اور شامل رہنا ہمارے کام آجائے گا۔ لیکن اگر خدانخواستہ ہم ایسا نہ کر سکیں تو جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا ہے ہم اس جماعت سے کاٹے جائیں گے۔ اور یقیناً ہم میں سے کوئی شخص یہ نہیں چاہے گا کہ جماعت میں شامل ہونے کے بعد وہ اس جماعت سے کاٹا جائے۔ ہمارا تو یہ فرض ہے کہ نہ صرف ہم خود جماعت میں شامل رہیں بلکہ ساری دنیا کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر لانے کی کوشش کریں اور اس کوشش کا نام ہی دعوت الی اللہ ہے یعنی دنیا بھر میں ہم اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دنیا کو بلائیں۔ ایسا ہمارے نیکی کے نمونے سے بہتر طریق پر ہو سکتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ جماعت میں شامل سمجھے جائیں۔ اور ایسا نیکی کا نمونہ دکھائیں کہ دوسرے لوگ بھی اس جماعت میں شامل ہونے کو اپنی خوش قسمتی قرار دیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تمہارے ساتھ چلا تو میں چل نہ پاؤنگا
میں ایک بار گرا تو سنبھل نہ پاؤنگا

تم اپنی دھوپ کو چاہو تو تیز تر کر لو
مَیں موم زادہ نہیں ہوں پگھل نہ پاؤنگا

وہ گیرودار سے مجھ کو ڈرا رہے ہیں کیا
میں اپنی قید میں ہوں اور نکل نہ پاؤں گا

ستم سے باز نہ آؤ کرو ستم پہ ستم
غریبِ شہر ہوں میں تو مچل نہ پاؤنگا

میں نیکیوں سے کچھ ایسا بھی بے خبر تو نہیں
مگر یہ ڈر ہے کہ میں اب بدل نہ پاؤنگا

تمہارے حسن کا سانچہ بہت حسین سہی
خطا معاف میں اب اس میں ڈھل نہ پاؤنگا

مری جبیں پہ یہ تحریر کس نے لکھ دی ہے
میں اپنی سعئ عمل کا بھی پھل نہ پاؤنگا

نسیم شوق سے اس کی گلی میں جا لیکن
مجھے تو ساتھ نہ لے میں تو چل نہ پاؤنگا

نسیم سیفی

سیدھی سادی بات کہو اور دل کو رکھو صاف
ہونٹوں پر انجانے بھی آئے نہ لاف گزاف
اپنا ہو یا کوئی پرایا سچ میں تولو سب کو
دنیا ہے انصاف کی طالب سبکو دو انصاف

ابوالاقبال

بقیہ صفحہ 1

صاحب کی نواسی سے بیاہے ہوئے ہیں بیٹیوں میں عزیزہ امتہ الباری بیگم مکرم ڈاکٹر منیر رشید صاحب آف نائیجریا' عزیزہ بشریٰ بیگم مکرم ڈاکٹر امجد احمد صاحب آف لندن' ڈاکٹر طاہرہ بیگم مکرم سید منصور وقار آف امریکہ' عزیزہ طیبہ بیگم میجر چوہدری بشیر احمد صاحب ابن حضرت چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ رفیق حضرت بانی سلسلہ ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے اور لواحقین کے صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

پس جہاں مذہب کے اور فوائد بھی ہیں وہاں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی طرف منسوب ہونے والا بجائے اپنے باپ دادوں سے Tradition لینے کے مذہب سے Tradition لے لیتا ہے کیونکہ اس کے باپ دادوں کی روایات ایسی نہیں ہوتیں کہ وہ اچھے اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہو سکیں۔

اس بارہ میں مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا۔ حضرت امام جماعت الاول جب گھوڑے سے گرے تو آپ کی صحت کو سخت دھکا لگا۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ لوگوں کو پتہ لگا تو وہ آپ کی خبر لینے آجاتے۔ اور پھر سوال بھی کرتے۔ بے ہوشی میں اس قسم کے سوالات کرنے مضر ہوتے ہیں۔ اس لئے ڈاکٹروں نے منع کیا ہوا تھا۔ کہ آپ کے کمرے میں کوئی نہ جائے۔ چنانچہ میں نے آپ کے کمرہ کے دروازے بند کر دئے اور نیک محمد خان صاحب افغان کو مقرر کیا کہ وہ کسی کو اندر نہ جانے دیں نیک محمد خان احمدیت میں نئے نئے آئے تھے۔ اور افغانستان کے اچھے شریف خاندان میں سے تھے۔ ان کا باپ ایک صوبے کا گورنر تھا۔ جب احمدیت قبول کر لینے کی وجہ سے ان کی مخالفت شدت اختیار کر گئی اور حالات بگڑ گئے تو وہ قادیان آگئے۔ اس وقت ان کی عمر سولہ سترہ سال کی تھی۔ اس کے بعد وہ قادیان میں ہی رہے۔ نیک محمد خان صاحب بہت چست اور ہوشیار تھے۔ اس لئے میں نے انہیں پہرہ پر مقرر کیا۔ اور ہدایت کی کہ وہ کسی شخص کو اندر نہ جانے دیں۔ اور انہیں خاص طور پر بتایا کہ دیکھو بعض دفعہ انسان سے غلطی ہو جاتی ہے کوئی بڑا آدمی آجاتا ہے خیال آتا ہے کہ شائد وہ حکم اس کے لئے نہ ہو اس لئے یاد رکھو کہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا سوائے ڈاکٹروں اور ہم لوگوں کے جو خدمت پر مامور ہیں تم کسی شخص کو اندر نہ جانے دو۔ وہ کہنے لگے بہت اچھا۔ شام کے وقت میں آیا تو دیکھا کہ بعض لوگ چہ میگوئیاں کر رہے ہیں نیک محمد خاں نوجوان تھے سولہ سترہ سال کی عمر میں قادیان آئے تھے اور ایک شریف خاندان سے تھے۔ ان کا باپ ایک معزز آدمی تھا۔ اس وجہ سے ان کے پٹھان ہونے میں کوئی شبہ نہیں تھا۔ لیکن اور قسم کے پٹھان بھی ہمارے ملک میں ہوتے ہیں جن کے باپ دادے چار پانچ سو سال ہوئے اس ملک میں آئے وہ بھی اپنے آپ کو پٹھان کہتے ہیں۔ لیکن چونکہ ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہوتا ہے اس لئے یہ پتہ لگانا بڑا مشکل ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت کون ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ پٹھان ہوں یا ممکن ہے کسی اور قوم سے تعلق رکھتے ہوں اور پٹھانوں کے ساتھ رہنے کی وجہ سے پٹھان کہلانے لگ گئے ہوں لیکن کہتے وہ یہی ہیں کہ وہ پٹھان ہیں۔

ہماری جماعت کے ایک دوست اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی ہوا کرتے تھے ان کی قوم بھی پٹھان کہلاتی تھی۔ ان کے باپ دادا کئی سو سال ہوئے ہندوستان میں آئے تھے لیکن انہیں اپنے پٹھان ہونے پر بہت فخر تھا۔ وہ بھی حضرت امام جماعت الاول صاحب کی تیمارداری کے لئے آئے۔ معلوم نہیں ان کے دل میں حضرت امام جماعت الاول کی کتنی محبت تھی لیکن ظاہر وہ یہی کہا کرتے تھے کہ انہیں آپ سے بڑی عقیدت ہے۔ جب انہوں نے سنا کہ حضرت صاحب گھوڑے سے گر پڑے ہیں اور بے ہوش ہو گئے ہیں تو وہ گھبرا کر آئے اور انہوں نے اندر جانا چاہا۔ دروازہ پر نیک محمد خان صاحب کھڑے تھے۔ انہوں نے اندر جانے سے روکا۔ بعض لوگوں کو اپنی قومیت پر حد سے زیادہ غرور ہوتا ہے۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کو بھی اپنی قومیت پر فخر تھا۔ حالانکہ ان کے باپ دادا کئی سو سال ہوئے ہندوستان آئے تھے انہوں نے کہا۔ مطلب۔ نیک محمد خان صاحب نے کہا اندر جانا منع۔ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کس نے اندر جانا منع کیا ہے۔ میں ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ وہ پھر آگے بڑھے۔ اس پر نیک محمد خان صاحب نے انہیں دھکا دے دیا۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی کو غصہ آیا اور انہوں نے کہا تم نہیں جانتے میں کون ہوں۔ میں پٹھان ہوں۔ گویا وہ چار پانچ سو سال پرانی پٹھانی کا رعب نئے آئے ہوئے پٹھان پر ڈالنے لگے۔ نیک محمد خان صاحب نئے نئے احمدیت میں آئے تھے اور احمدیت کی وجہ سے انہوں نے دکھ اور تکالیف برداشت کی تھیں اس لئے ان کا جوش تازہ تھا جس وقت اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی نے کہا کہ تمہیں پتہ ہے میں کون ہوں۔ میں پٹھان ہوں۔ تو نیک محمد صاحب نے کہا کہ تمہیں پتہ نہیں کہ میں کون ہوں۔ میں احمدی ہوں۔

اب دیکھ لو جس کی پٹھانیت مشتبہ تھی وہ تو یہ کہتا ہے کہ میں پٹھان ہوں لیکن جس کی پٹھانی میں کوئی شبہ نہیں تھا وہ کہتا ہے میں احمدی ہوں۔ حالانکہ ممکن ہے اکبر شاہ خان صاحب کسی اور قوم سے ہوں لیکن پٹھانوں میں رہنے کی وجہ پٹھان کہلانے لگ گئے ہوں۔ جیسے ایک میراثی کا لطیفہ مشہور ہے جب انگریزوں کی حکومت تھی۔ تو بعض قوموں کو زمین خریدنے کی اجازت نہ تھی۔ اور بعض کو خریدنے کی اجازت تھی۔ بعض علاقوں میں سید زمین خرید سکتے تھے۔ اور بعض علاقوں میں وہ زمین نہیں خرید سکتے تھے۔ بعض علاقوں میں انہیں زمینداز سمجھا جاتا تھا اور زمین خریدنے کی انہیں اجازت تھی۔ لیکن بعض علاقوں میں انہیں غیر زمیندار سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے وہ وہاں زمین نہیں خرید سکتے تھے۔ میراثیوں کا ایک خاندان تھا جس کے بڑے بڑے افسروں سے تعلقات تھے۔ انہوں نے روپیہ جمع کرنا شروع کیا اور ایک وقت ایسا آیا جب وہ بہت مالدار ہو گئے۔ اب انہوں نے خیال کیا کہ یہ ان کی بے عزتی ہے کہ لوگ انہیں میراثی کہیں میراثیوں کے نزدیک "میراثی" دراصل "میر آسی" ہے یعنی اصل میں وہ ہیں تو سید لیکن کسی وقت ان کے سردار کا کسی گناہ کی وجہ سے بائی کاٹ کر دیا گیا تھا اس لئے لوگوں نے انہیں میراثی کہنا شروع کر دیا۔ بعد میں وہ سید بن گئے روپیہ جمع تھا ہی اس لئے انہوں نے زمین خرید لی۔ جن لوگوں سے انہوں نے زمین خریدی تھی ان کا ہمسایہ ایک زمیندار تھا۔ وہ مالدار تو نہیں تھا لیکن تھا عقلمند اور حوصلے والا۔ اس لئے ان کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ اور کہا وارث ہم ہیں یہ لوگ زمین نہیں خرید سکتے اور دلیل یہ دی کہ سید نہیں میراثی ہیں۔ اور چونکہ یہ سید نہیں اس لئے یہ زمین نہیں خرید سکتے۔ میراثیوں کا رسوخ تھا اس لئے انہوں نے روپیہ دے کر گواہ پیش کرنے شروع کئے۔ ان گواہوں میں ایک عورت بھی تھی جو زمیندار تھی لیکن تھی غریب۔ میراثی اس کے پاس بھی گیا اور کہا تم ایک سو روپیہ لے لو اور یہ گواہی دو کہ ہم واقعہ میں سید ہیں۔ اس عورت نے روپیہ تو لے لیا اور بظاہر گواہی کا وعدہ بھی کر لیا۔ لیکن دل میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اس کے خلاف گواہی دے گی۔ اور عدالت میں کہے گی کہ یہ لوگ سید نہیں میراثی ہیں۔ چنانچہ وہ عورت عدالت میں گئی۔ مجسٹریٹ نے اس سے دریافت کیا۔ تم بتاؤ کہ کیا یہ لوگ فی الواقعہ سید ہیں۔ اس نے کہا ان لوگوں کے سید ہونے میں کوئی شبہ نہیں یہ تو پکے سید ہیں مجسٹریٹ کو قدرتی طور پر شبہ ہوا۔ کہ اس نے پکے کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے۔ اس نے دریافت کیا تمہارے پکے سید کہنے کا کیا مطلب ہے۔ اس عورت نے کہا باقی لوگ تو چار چار سو پانچ پانچ سو سال سے اس علاقے میں آئے ہوئے ہیں ان کے متعلق تو صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ سید ہیں یا نہیں لیکن یہ لوگ تو پکے سید ہیں۔ میں ذاتی طور پر ان کے سید ہونے کی گواہ ہوں کیونکہ یہ میراثی تھے اور ہمارے سامنے سید بنے ہیں۔ اس لئے ان کے سید ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ چنانچہ زمین ان سے چھین لی گئی۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

حضرت موسیٰؑ کی ایک اور دعا ہے۔ (اے میرے رب مجھے ظالم قوم سے نجات بخش) جب اس حادثاتی قتل کی اطلاع جس کا ذکر ابھی گزر چکا ہے قوم کے بڑے لوگوں تک پہنچی تو انہوں نے مل کر مشورے کئے کہ اس شخص کو ضرور سزا دینی چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک غالب قوم تھی اور قوم کے وقار کا سوال تھا۔ یہ بحث نہیں تھی کہ غلطی سے قتل ہوا ہے یا عمداً ہوا ہے۔ یہ بحث تھی کہ ایک غالب قوم کے فرد پر اگر ایک مغلوب قوم کا فرد جرم کرنے لگے تو اس سے ان کا جو سارا رعب تھا وہ جاتا رہے گا۔ اس غرض سے ان لوگوں نے آپس میں مشورے کئے اور حضرت موسیٰؑ کے قتل کا فیصلہ کیا۔ اس وقت جب آپ ڈرتے ہوئے چھپتے ہوئے ملک چھوڑ رہے تھے کیونکہ ان میں سے ہی ایک ہمدرد انسان نے جو آپ کی سچائی کا قائل تھا اور آپ کی عزت کرتا تھا اس نے آپ کو اطلاع دی کہ میں وہاں سے آرہا ہوں جہاں تمہارے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں اس لئے بہتر ہے کہ ابھی یہاں سے نکل جاؤ۔ چنانچہ اس کے مشورے پر جب آپ روانہ ہوئے ہیں تو یہ دعا کی۔ اے میرے رب مجھے ظالموں کی قوم سے نجات بخش۔

اس میں بھی حکمت کی بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ یہاں اپنے اس گناہ سے توبہ نہیں کی گئی کیونکہ پہلے ہی خدا بخش چکا تھا۔ جس کو خدا بخش دے اس پر ظالم قوم ہی حملے کی جرأت کر سکتی ہے تو فرمایا تو نے مجھے بخش دیا ہے مگر دنیا کے ظالم تو مجھے نہیں بخش رہے۔ اس لئے ان ظالموں سے بھی اب مجھے نجات بخش۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نجات بخشی اور اس سے اگلی دعا اسی تسلسل کی ہے۔ اس سے آگے (۔) (اے میرے رب مجھے ظالم قوم سے نجات بخش) (۔) اے میرے رب! تو میری جھولی میں جو بھی خیرات ڈال دے میں اسی کا فقیر ہوں۔ یہ بہت دلچسپ موقعہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہجرت کر کے مدین کی قوم طرف گئے جہاں حضرت شعیبؑ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ اس وقت خدا تعالیٰ کے اس قوم کے لئے نبی تھے اور دونوں ہم عصر ہیں۔ حضرت شعیبؑ کی دو بیٹیاں تھیں۔ ان کا بیٹا کوئی نہیں تھا۔ حضرت شعیب کی بیٹیاں قوم کے پنگھٹ پر پانی بھرنے کے لئے آئی ہوئی تھیں اور چونکہ بہت سے مرد تھے اس لئے وہ شرما کر ایک طرف کھڑی رہیں اور انتظار کرتی رہیں کہ کب ان کی باری آئے تو وہ اپنے گھڑے بھریں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ایک دیوار یا درخت کے سائے تلے بیٹھے دیکھ رہے تھے۔ آپ چونکہ بہت مضبوط، قوی ہیکل انسان

باقی صفحہ 4 پر

بقیہ صفحہ 3

تھے اور دل میں گہری ہمدردی بھی تھی۔ آپ اٹھے اور ان سے ان کے برتن لئے اور مردوں کو ہٹاتے ہوئے جا کر ان کا پانی بھرا اور گھڑے ان کے سپرد کر دیئے۔ واپس آکر وہیں بیٹھ گئے اور چونکہ آپ کی عادت نہیں تھی کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ کسی سے مدد مانگیں۔ یہ احسان کا سلوک کرنے کے بعد ان کی طبیعت دعا کی طرف مائل ہوئی اور معلوم ہوتا ہے اس احسان کے نتیجہ میں دل سے یہ دعا اٹھی ہے کیونکہ آپ اس دعا کے مضمون کو غور سے سنیں تو اس کے پیدا کرنے کے لئے کوئی محرک ہوا ہے۔ چنانچہ وہ محرک یہ تھا کہ آپ نے بے یارومددگار بچیوں پر ایک احسان کیا اور پھر خیال آیا کہ میں بھی تو خدا کے حضور بے یارو مددگار پڑا ہوں۔ کیوں نہ خدا سے عرض کروں کہ میری مدد کرے۔ چنانچہ یہ دعا بہت ہی دردناک ہے۔ اور بہت ہی دل پر اثر کرنے والی ہے۔

ایک دفعہ انگلستان میں ایک بڑی تقریب میں جب میری تقریر ختم ہوئی تو اس کے بعد مجھ سے بعض ملنے والے آئے۔ ان میں کسی ملک کی ایک شہزادی بھی تھی۔ اس نے (کلام الہٰی) کی بعض آیات سنیں تو دل پر بہت اثر ہوا تو مجھ سے اس نے کہا کہ سارے (کلام الہٰی) میں سے کوئی ایک دعا جو آپ کو بہت پسند ہے وہ مجھے لکھ دیں میں اسے آئندہ اپنی زندگی کا وظیفہ بناؤں گی۔ چنانچہ میں نے اس کو یہ دعا لکھ کر دی اور سمجھایا کہ کیوں مجھے یہ دعا پسند ہے۔ اس دعا میں ہر چیز خدا پر چھوڑ دی گئی ہے۔ کچھ نہیں مانگا گیا۔ صرف یہ کہا گیا ہے کہ (-) اے خدا! میں محتاج ہوں۔ تجھے پتہ ہے کہ میں کس کس چیز کا محتاج ہوں۔ کیا کیا بتاؤں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس دعا کو ایک اور بہت ہی پیارے رنگ میں یوں عرض کیا:۔

وہ دے مجھ کو جو اس دل میں بھرا ہے
زبان چلتی نہیں شرم و حیا ہے

زبان چلتی نہیں شرم و حیا ہے۔ میں کیا کیا بیان کروں۔ میں تجھ سے کیا کیا مانگوں۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! جو کچھ تو میری جھولی میں ڈال دے میں اسی کا فقیر ہوں۔ میں نہیں بتاتا کیا مجھے چاہئے نہ مجھے حقیقت میں علم ہے۔ چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد جو بھی احسانات کا سلسلہ ہے وہ اسی دعا کے نتیجہ میں ہے اور اس کی جڑیں اسی دعا میں ہیں۔ معاً بعد اس گھر میں ایک واقعہ ہوا جس گھر کی وہ بچیاں تھیں ان دونوں بیٹیوں نے اپنے باپ کو یہ واقعہ سنایا کہ ایک بہت ہی نیک مرد اور اچھا توانا مرد اس طرح بیٹھا ہوا اجنبی ہے۔ اس نے نہ ہم سے کچھ پوچھا' نہ مانگا' صرف ہمارا کام کیا اور جا کر پھر بیٹھ گیا لیکن ضرورت مند معلوم ہوتا ہے اس پر ان کے والد جو نبی تھے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نور یافتہ تھے انہوں نے بھیج کر بلوایا اور بلانے کے بعد ان کو کیا کیا دیا۔ ایک امان دی اور کہا کہ اب تم یاد رکھو تم امن میں آچکے ہو۔ تمہیں اب کوئی خطرہ نہیں کسی قوم سے۔ دوسرے گھر دیا اور ان کو کہا میرے گھر میں رہو۔ تیسرے یہ کہا کہ ان دونوں بچیوں میں سے جس کو انتخاب کرتے ہو وہی تمہاری ہے۔ چوتھے اس خیال سے کہ یہ ممنون احسان نہ ہو۔ یہ نہ سمجھے کہ میں کسی کے احسان کے نیچے آگیا ہوں کہا کہ اس میں کوئی شرمانے کی بات نہیں۔ میرا اور تمہارا نوکری کا معاہدہ ہے۔ میں 8 سال یا 10 سال تم سے خدمت لوں گا۔ اس لئے کوئی احسان نہیں۔ چار باتیں اس طرح حضرت موسیٰؑ کے لئے اس سے پیدا فرمائیں اور اس کے بعد پھر اسی شادی کے بعد حضرت شعیبؑ کی صحبت میں رہنے کے نتیجہ میں بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے دل میں جو نیکی کے بیج تھے وہ بہت ترقی کر گئے اور بعد میں واپسی کے سفر میں آپ کو نبوت بھی عطا ہو گئی۔ پس اس لئے مجھے یہ دعا پیاری ہے کہ اس میں بہت ہی وسیع مضامین ہیں۔ تعین نہیں کی گئی اپنی چالاکیوں سے کہ یہ بھی دے' وہ بھی دے اور وہ بھی دے۔ کھلا خدا پر معاملہ چھوڑ دیا گیا ہے جو کچھ تو جانتا ہے کہ ہمیں ضرورت ہے وہ ہمیں مہیا فرما دے۔

اب حضرت لوطؑ کی ایک دعا ہے۔ (-) اے میرے خدا! اے میرے رب! مفسد قوم کے مقابل پر میری نصرت فرما۔

اس دعا کا پس منظر معلوم کرنا بھی ضروری ہے۔ حضرت لوطؑ کی قوم میں جو بدیاں پائی جاتی تھیں۔ آپ سب جانتے ہیں اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب بھی حضرت لوطؑ نے نصیحت فرمائی کہ ان بدیوں سے باز آؤ۔ (-) ہر دفعہ وہ تان میں یہی کہتے تھے کہ اچھا پھر جو عذاب تیرا خدا ہم پر وارد کر سکتا ہے جاؤ اپنے خدا سے وہ عذاب مانگ لاؤ۔ یعنی اب گفت و شنید کی راہیں بند ہو چکی ہیں۔ اب نصیحت کے ان قصوں کو چھوڑو۔ ہم تمہاری باتیں سنتے سنتے تنگ آگئے ہیں۔ نہیں باز آئیں گے۔ ہزار دفعہ کہا نہیں باز آئیں گے۔ اب تم جاؤ اور اپنے خدا کو کہو کہ وہ عذاب لے آئے جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ یہ ہے پس منظر۔ نہایت بیہودہ طریق پر متکبر رنگ میں خدا کے عذاب کو چیلنج کیا گیا ہے اور حضرت لوطؑ کے ساتھ بڑا تحقیر کا معاملہ کیا گیا ہے لیکن اس کے جواب میں آپ یہ دیکھیں کہ حضرت لوطؑ نے عذاب کی دعا نہیں کی یہ عرض کیا۔ (-) اے میرے رب میں تو اب بھی صرف نصرت چاہتا ہوں۔ مفسد قوم کے خلاف میری نصرت فرما کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ان کا فساد اصلاح کی حد سے بڑھ چکا ہے۔ اس لئے ان پر عذاب آیا مگر حضرت لوطؑ نے براہ راست قوم کے خلاف عذاب طلب نہیں کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ

ستارہ مظفر اپنی کتاب "ہراول دستہ" میں حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ حرم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے متعلق مزید لکھتی ہیں۔

یقیناً آپ کی قربانی (الفضل کے اجرا کے سلسلے میں) کے نتیجہ میں جاری ہونے والے چشمہ کا فیض ہمیشہ جاری رہے گا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب آپ کی وفات پر اپنے ایک مضمون "ہماری بھاوجہ صاحبہ" میں فرماتے ہیں کہ:

"سیدہ ام ناصر نہایت ملنسار سب کے ساتھ بڑی محبت اور کشادہ پیشانی سے ملنے والی اور حقیقتاً حضرت (قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر) کے گھر کی رونق تھیں۔ حضرت (اماں جان) کی وفات کے بعد جب جماعت کی مستورات کا گویا وہی مرکز تھیں۔ آپ نے بے شر طبیعت پائی تھی ان کے وجود سے کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچی۔ ان کا وجود ساری عمر اسی نوع کی معصومیت کا مرکز بنا رہا۔ نیکی اور تقویٰ میں بھی آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ غالباً یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہو گی کہ سیدہ ام ناصر کو جو جیب خرچ (حضرت امام جماعت الثانی) کی طرف سے ملتا تھا اسے وہ سب کا سب چندہ میں دے دیتی تھیں اور اولین موصیوں میں سے تھیں۔ ان کی نیک تربیت کا اثر تھا کہ ان کی اولاد خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادت اور دعاؤں میں خاص شغف رکھتی ہے۔ کیوں نہ ہو آپ بے شک (کلام الہٰی) کو عزت دینے والے نہایت نیک متقی اور عاشق (کلام الہٰی) جد امجد کی اولاد میں سے تھیں۔ آپ کے دادا خلیفہ حمید الدین اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم اور بڑے متقی پرہیزگار شاہی مسجد کے امام تھے۔ آپ نے انجمن حمایت اسلام اور اسلامیہ سکول کی بنیاد ڈالی۔ خلیفہ حمید الدین صاحب کو اسلام اور قرآن سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ نے اپنے تمام لڑکوں کو قرآن شریف حفظ کروایا۔ آپ کی ایک پھوپھی بھی حافظ قرآن تھیں۔ آپ کے دادا پردادا نانا تمام چاچے اور پھوپھی سب حافظ قرآن تھے۔ اور پھر آپ کے فرزند مبارک حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر) حافظ کلام الہٰی ہوئے۔

کلام الہٰی کو عزت دینے والوں کی اولاد کو خدا نے آسمان پر عزت دی کہ ان کی بیٹی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہو بنی اور آسمان اور زمین دونوں پر عزت پا گئی۔

لجنہ کی خدمات آپ کو یہ شرف حاصل ہے کہ لجنہ کے قیام سے لے کر وفات تک (سوائے درمیان کے دو سالوں کے جب آپ بیماری کی وجہ سے رخصت پر تھیں) 36 سال لجنہ مرکزیہ کی صدر رہیں اور اہم دینی اور جماعتی خدمات بجا لاتی رہیں لجنہ اماء اللہ کے اکثر اجلاس اور جلسے آپ کی زیر صدارت منعقد ہوتے۔ آپ مفید مشورے دیتیں۔ اور لجنہ کے کام حضرت امام جماعت الثانی کی زیر نگرانی و زیر ہدایت سرانجام دلواتیں۔ ہر مالی قربانی میں آپ کا نام صف اول کی خواتین میں ہوتا۔

نور ہسپتال کے زنانہ وارڈ کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب ہو یا ہسپتال کے معائنہ کا موقعہ امامت جوبلی کے موقعہ پر سوت کاتنے کا موقعہ ہو۔ ہر اہم موقعہ پر موجود ہوتیں۔ جلسہ سالانہ پر مستورات کے انتظام کی نگرانی کرتیں اور مہمانوں کے ہر طرح کے آرام کا خیال رکھتیں۔ بہت ہی ملنسار ہر امیر غریب چھوٹے بڑے سے نہایت کھلے دل سے ملتیں۔ کسی کو بھی آپ سے سرد مہری کی یا بے پرواہی کی شکایت نہ تھی۔ آپ کا دروازہ ہر ایک کے لئے کھلا تھا۔ ہر ایک کے دکھ سنتیں اور ہر ممکن مدد کرتیں۔ اور نہایت محبت سے مشورے دیتیں۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں آپ برآمدہ میں تشریف رکھتیں تاکہ آنے جانے والوں کو ملنے میں دقت نہ ہو۔ 1953ء میں حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد "عورتیں اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے زائد آمدنی پیدا کریں" کے تحت ایک دوائی بنا کر فروخت کی اور آمد اشاعت دین حق میں دی۔

مستورات کی اولین درسگاہ آپ کے گھر میں قائم ہوئی آپ کو کلام الہٰی اور دینی تعلیم پر عبور حاصل تھا۔ سینکڑوں لڑکیوں نے آپ سے کلام الہٰی پڑھا۔ آپ اپنے گھر میں قائم درس گاہ میں کلام الہٰی کے علاوہ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور عربی کی تعلیم بھی دیتی تھیں۔ احمدی عورتوں کے پہلے رسالہ "احمدی خاتون" میں اکثر مضامین لکھتیں۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے براہ راست تربیت حاصل کرنے والی اور حضرت امام جماعت الثانی سے تربیت حاصل کر کے سونے پر سہاگہ ہو جانے والی۔ ہر ایک سے محبت اور کشادہ پیشانی سے ملنے والی بہت دعائیں کرنے والی۔ سلجھی ہوئی طبیعت کی مالک۔ تقویٰ شعار۔ مخلص اور اولاد کی بہترین تربیت کرنے والی تھیں۔ آپ کی عمدہ تربیت کی بدولت آپ کی ساری اولاد خادم دین ہے اور دین حق کی شوکت اور عظمت کے لئے دن رات کوشاں ہے۔ آپ کو قدرت ثانیہ کے تیسرے

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میر قمر سلیمان احمد- نائب وکیل وقف نو

دانتوں کی حفاظت

دانت قدرت نے ہمیں کھانا اچھی طرح چبانے کے لئے عطا فرمائے ہیں اور دانتوں میں سے گذر کر جب کھانا ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور لعاب دہن کے ساتھ مل جاتا ہے تو اس پر ہضم کا عمل عمدگی سے ہو سکتا ہے۔

غذا کے جزو بدن بنانے کا عمل منہ سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور لقمہ منہ میں ڈالنے کے بعد دانت اسے باریک ذروں میں تقسیم کر دیتے ہیں اور لعاب دہن میں ایک قسم کا خامرہ Ptyalin ہوتا ہے جو ناقابل ہضم غذائی مرکبات کو ایسے مرکبات میں تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے جو ہمارے خون میں جذب ہو سکیں اس طرح غذا کے منہ میں پہنچتے ہی ہضم کا عمل شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس عمل میں دانت جتنی عمدگی سے اپنا کام کریں گے غذا اتنی ہی آسانی سے جزو بدن بنے گی۔

دانتوں کی ساخت کا اگر ہم جائزہ لیں تو بیرونی طور پر اس کے تین حصے ہوتے ہیں۔ ایک نظر آنے والا حصہ جسے crown کہتے ہیں۔ دوسرا حصہ اس کے نیچے سے شروع ہوتا ہے جسے neck کہتے ہیں۔ یہ حصہ آدھا منہ میں اور آدھا جبڑے کی ہڈی میں ہوتا ہے۔ تیسرا حصہ root یا جڑ کہلاتا ہے۔ یہ حصہ سارے کا سارا جبڑے کی ہڈی میں ہوتا ہے۔

اندرونی طور پر بھی دانت تین حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اوپر کا سخت حصہ جسے اینمل (Enamel) کہتے ہیں۔ یہ انسانی جسم کا سخت ترین حصہ ہوتا ہے۔ اس کی موٹائی 0.25 تا 0.3 ملی میٹر ہوتی ہے۔ اور یہ زیادہ تر کیلشیئم اور فاسفورس سے بنا ہوتا ہے۔ فلورائیڈ اس پر عمل کر کے فلوروہائیڈرو اسپی ٹائٹ بناتا ہے جو جراثیم کو دانتوں پر حملہ کرنے سے روکتا ہے۔ اور دانتوں پر کیڑا نہیں لگتا۔ دوسرا حصہ Dentine کہلاتا ہے اس کا رنگ ہلکا پیلا ہوتا ہے۔ دانتوں کا زیادہ تر حجم اس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ بھی کیلشیئم اور فاسفورس سے بنتا ہے۔ لیکن یہ اینمل جتنا مضبوط نہیں ہوتا۔ بعض اعصاب اس تک پہنچے ہوتے ہیں جس سے مریض کو کسی شئے کے زیادہ گرم یا ٹھنڈے لگنے کا احساس ہوتا ہے۔ تیسرا حصہ Pulp کہلاتا ہے۔ یہ بیچ میں ہوتا ہے اور خون کی نالیاں اور اعصاب یہاں ہی ہوتے ہیں۔

دانتوں کے crown میں یہ تینوں حصے دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس لئے کراؤن کی بڑی حفاظت کرنی چاہئے۔ نیچے سے مختلف دانتوں کی مختلف تعداد میں جڑیں ہوتی ہیں جو ایک سے لیکر تین تک ہو سکتی ہیں۔

دانت جبڑے کی ہڈی سے بالکل ہی جڑے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ معلق ہوتے ہیں اور خاص قسم کے ریشے ان کے اور جبڑے کی ہڈی کے درمیان شاک آبزاربر کا کام دیتے ہیں۔

اگر باقاعدہ دانتوں کی صفائی نہ کی جائے تو اس پر ایک پتلی، جیلی نما جھلی جم جاتی ہے جسے Dental Plaque کہا جاتا ہے۔ یہ جھلی منہ میں پائے جانے والے جراثیم کے لئے ایک بہت عمدہ پناہ گاہ ہے اور وہ فوراً اس پر اپنی رہائش گاہ بنا لیتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ایسے مادے خارج کرتے ہیں جن کے نتیجہ میں دانتوں کے اوپر اور خاص طور پر ایسے کونوں کھدروں میں جہاں صفائی مشکل ہے سخت قسم کی تہیں جنہیں Tartar کہتے ہیں جم جاتی ہیں اور یہ جراثیم ان سخت تہوں کے نیچے اطمینان سے اپنی افزائش نسل کرتے رہتے ہیں اور دانت کو کھاتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ اینمل میں سے گذر کر dentine تک پہنچ جاتے ہیں اور پھر اسے بھی ختم کرتے ہیں یہاں تک کہ دانت کا کھوکھلا حصہ باہر کی فضا سے براہ راست مل جاتا ہے اور وہ اعصاب اور خون کی باریک نالیاں جو اینمل اور ڈینٹین کے مضبوط حصار میں موجود ہوتی ہیں باہر سے جڑ جاتی ہیں اور ایسے میں انسان اگر گرم یا ٹھنڈی چیز استعمال کرے تو وہ اعصاب پر براہ راست لگنے سے انسان شدید تکلیف محسوس کرتا ہے۔ بعد میں دانت کی جڑ کے نیچے پیپ پڑ جاتی ہے۔

دانت کے اس طرح کھائے جانے کو کیریز کہتے ہیں (Caries) چھوٹے بچوں میں بالعموم چھ ماہ کی عمر میں دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور یہ دانت تقریباً سات سے بارہ سال کی عمر تک رہتے ہیں۔ اس عمر کی limit کو Mixed Dentition کہتے ہیں۔ یعنی کہ اس میں دودھ کے دانت بھی ہوتے ہیں اور اصلی دانت بھی ہوتے ہیں۔ 12 سال کی عمر کے بعد سارے دودھ کے دانت گر جاتے ہیں اور permanent دانتوں کا سیٹ آجاتا ہے۔ جو کہ ان کے نیچے موجود ہوتا ہے۔ اور پھر انسان کی زندگی کے ساتھ چلتا ہے۔

بچوں کے پہلے سیٹ میں کل 20 دانت ہوتے ہیں یعنی دس اوپر کے جبڑے میں اور دس نچلے جبڑے میں۔ بڑوں میں دانتوں کی تعداد 32 ہو جاتی ہے۔ جن میں 16 اوپر کے اور 16 نچلے جبڑے میں۔

اگر بچوں میں پہلا سیٹ خراب ہو جائے تو اس کا لازمی اثر دوسرے سیٹ پر پڑتا ہے جو نیچے موجود ہوتا ہے۔ اور پہلے سیٹ کی خرابی سے دوسرا سیٹ بھی خراب ہو سکتا ہے اور خوبصورتی اور سدھائی سے نکلنے کی بجائے بے ڈھنگا اور ٹیڑھا میڑھا بھی نکل سکتا ہے جس سے نہ صرف چہرے کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے بلکہ ٹیڑھے دانتوں کے رخنوں کی درست طور پر صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ایسے چھپے ہوئے کونوں پر جراثیم کے حملہ کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ بچوں کو بچپن سے ہی دانتوں کی صفائی کی عادت ڈالی جائے

دانتوں کی اگر باقاعدہ صفائی نہ کی جائے تو جہاں انسان کی جسمانی صحت پر اثر پڑتا ہے وہاں معاشرہ میں بھی اسے خوش آمدید نہیں کہا جاتا کیونکہ اس کے منہ میں سے ایک ناگوار بو آتی ہے جو انہی جراثیم کی کارروائیوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ جراثم منہ میں رہتے ہیں تو یہ ایک خاص قسم کے تیزاب Lactic Acid اور Pyruvic Acid تیار کرتے ہیں۔ یہ تیزاب دانتوں پر اثر کرتے ہیں اور جراثیم اور یہ تیزاب مل کر منہ کی بو بناتے ہیں۔

قدرت نے کچھ انتظام خود بھی ایسا رکھا ہے کہ لعاب دہن بذاب خود جراثیم کش ہے اور اس کے نکلتے رہنے سے منہ کی صفائی ہوتی رہتی ہے۔ بوڑھے افراد میں جہاں لعاب دہن کا اخراج کم ہو جاتا ہے منہ کی ناگوار بو بڑھ جاتی ہے جبکہ بچوں میں بہت زیادہ لعاب کے اخراب کے نتیجہ میں یہ بو ختم ہو جاتی ہے۔

معلم انسانیت آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منہ کی صفائی پر اس قدر زور دیا ہے کہ اب جب کہ موجودہ تحقیقات نے دنیا کو اس کی اہمیت سائنسی تجربات کی روشنی میں بیان کر دی ہے حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح آج سے چودہ صدیاں قبل یہ تمام باتیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سمجھا چکے تھے۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ اگر میری امت پر یہ بات مشکل نہ ہوتی تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا ضرور حکم دیتا۔

اور پھر فرمایا کہ تمہارے منہ قرآن کے لئے راستہ ہیں۔ ان کو مسواک کے ذریعہ سے پاک رکھو۔

اور پھر ارشاد ہے کہ مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک منہ کے لئے پاکیزگی کا اور اللہ کی رضا کا باعث ہے۔ جبرئیل جب بھی میرے پاس آتے ہیں تو مجھے مسواک کا حکم دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے یہ خوف دامنگیر ہو جاتا ہے کہ کہیں مجھ پر اور میری قوم پر اسے فرض نہ کر دیا جائے۔ اور اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر یہ بات مشقت والی ہو گی تو میں ان پر مسواک کرنا ضرور فرض کر دیتا۔ میں مسواک کرتا ہوں یہاں تک کہ مجھے ڈر لگنے لگتا ہے کہ کہیں میرا منہ چھل نہ جائے۔

مسواک کی دائیں سے بائیں حرکت یا اوپر سے نیچے کی حرکت کے بارہ میں ایک ڈینٹل سرجن نے بتایا کہ دراصل مسوڑوں اور دانتوں کے درمیان تقریباً دو ملی میٹر کا فاصلہ ہوتا ہے اور اسی جگہ جراثیم سب سے زیادہ پرورش پاتے ہیں۔

دانتوں کی صفائی میں یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ برش یا مسواک اس درمیانی حصہ کی صفائی کرے۔ چنانچہ اسے اچھی طرح حرکت دینے میں برش کے بال اس فاصلہ میں داخل ہو کر زیادہ عمدگی سے صفائی کر سکتے ہیں جبکہ تھوڑی سی حرکت سے صفائی اتنی اچھی طرح نہیں ہو سکتی۔ اس لئے برش کرتے وقت خاصا وقت صرف کرنا چاہئے۔ جب مسوڑوں اور دانتوں کے اس درمیانی فاصلہ کی صفائی کے لئے برش چلایا جاتا ہے تو لامحالہ مسوڑھے کچھ زخمی ہوتے ہیں اور اگر جراثیم بہت زیادہ تعداد میں موجود ہیں اور مسوڑوں کو کمزور کر رہے ہیں تو مسوڑھے زیادہ جلدی زخمی ہو جاتے ہیں اور ان سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اس خون سے گھبرا جاتے ہیں حالانکہ اگر مسوڑوں کے درمیان صفائی کے نتیجہ میں یہ خون نکل رہا ہے تو صفائی سے ہاتھ نہیں روکنے چاہئیں۔ جسم کا دفاعی نظام خود بخود اس جگہ کو تندرست کرتا رہتا ہے۔

دانتوں کی صفائی کے لئے مارکیٹ میں نئی نئی اقسام کی بہت سے ٹوتھ پیسٹ ملتی ہیں۔ ان میں سے کون سی ٹوتھ پیسٹ بہتر ہے۔ اس بارہ میں سائنس دانوں کی رائے ہے کہ اصل چیز برش ہے اور اس کا درست استعمال ہے خالی برش اگر اچھی طرح کیا جائے تو وہ بھی دانتوں کو صاف کر دیتا ہے۔ ٹوتھ پیسٹ کا کام بطور صابن کے ہے۔ اس لئے کسی قسم کی پیسٹ بھی کافی ہے۔ خواہ مخواہ پیسٹ پر زیادہ رقم خرچ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ جن ممالک میں غذا میں یا پانی میں فلورائیڈ کی کمی ہو تو وہاں فلورائیڈ والی پیسٹ استعمال کرنی چاہئے۔ لیکن ہمارے ملک میں اس قسم کے مسئلہ نہیں ہے۔ اس لئے کوئی سی بھی ٹوتھ پیسٹ ٹھیک ہے۔

مذہب میں منہ سے خارج ہونے والی بدبو کو بہت ناپسند کیا گیا ہے اور صرف روزہ کی حالت میں یہ بو خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث ٹھہرتی ہے ورنہ عام حالات میں تو بدبودار چیزیں کھا کر بیوت الذکر میں آنے کو بھی پسند نہیں کیا گیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس سلسلہ میں تمام دوست خود بھی اور اپنے گھروں میں بھی منہ کی صفائی کو زیادہ سے زیادہ رواج دیں اور بچوں کو بچپن سے ہی اس کا عادی بنانے کی ضرورت ہے خصوصاً واقفین نو کو۔

مسواک کی اہمیت کا اندازہ اس عظیم الشان شہادت سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت ہوا تو جو آخری دنیاوی کام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مسواک کرنا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں میری باری پر ہوئی۔ اللہ نے میرے اور آپ کے لعاب کو ملا دیا۔ (وہ اس طرح کہ) فرمایا۔ حضرت عبدالرحمان تشریف

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا کے لئے ہتھیار بذریعہ سعودی عرب

سعودی عرب نے 3 ارب ڈالر کی مالیت کے ہتھیار بوسنیا کو دینے کے لئے ایک آپریشن شروع کیا تھا جس کی نوعیت افغانستان کو ماضی میں دیئے جانے والے ہتھیاروں سے ملتی جلتی ہے۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے بتایا ہے کہ یہ ہتھیار امریکہ کی خفیہ اعانت کے ذریعے دیئے گئے تھے۔ اور عرصہ تین سال یہ سلسلہ جاری ہے۔ یہ ہتھیار سعودی عرب کی طرف سے 5- ارب ڈالر کی انسانی ہمدردی کی امداد کے علاوہ ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ ہتھیاروں کی یہ سپلائی اقوام متحدہ کی اس پابندی کی خلاف ورزی تھی جس کے تحت ماضی میں بوسنیا کو ہتھیاروں کی سپلائی سے منع کیا گیا تھا۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اس کو ایک ذریعے نے بتایا ہے' جس نے اپنا نام خفیہ رکھا ہے کہ ہتھیاروں کی یہ سپلائی 1980ء میں افغانستان میں سوویت یونین کے مخالف مسلمان مجاہدین کو اسلحہ کی سپلائی سے ملتی جلتی ہے۔ جس کے تحت امریکہ کی سابق حکومت کی تائید اور اس کے فوجی اور انٹیلی جنس ذرائع کی مدد سے سعودی عرب کے توسط سے ہتھیار بھیجے گئے تھے۔ دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ امریکہ نے بوسنیا کے لئے فنڈز فراہم نہیں کئے جبکہ افغانستان کے کیس میں رقم بھی امریکہ ہی نے دی تھی۔

بوسنیا کے بارے میں سعودی عرب نے ہتھیاروں کی ضرورت ان کی اقسام اور دیگر اہم ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔ اس معاملے میں امریکہ اور مغربی ذرائع نے محض اندازا معلومات بہم پہنچائیں تھیں۔

اخبار نے لکھا ہے کہ امریکہ کی اس کوشش کا ایک مقصد یہ بھی تھا اس قسم کی جو امداد ایران کی طرف سے فراہم کی جارہی تھی اس کا مقابلہ کرکے اپنے حریف کو نیچا دکھایا جاسکے اور بوسنیا کے مسلمانوں کو سربوں کے خلاف فتح دلانے کا کریڈٹ خود حاصل کیا جاسکے۔ ماضی میں جب اس قسم کی خبریں ملیں کہ امریکہ کی امداد سے بوسنیا کے پاس ہتھیار پہنچ رہے ہیں تو امریکی ذرائع نے اس کی تردید کی تھی اور ان الزامات کو بے بنیاد بتایا تھا۔ امریکہ پر یہ الزام اس کے مغربی ممالک کے حلیفوں نے لگائے تھے۔ مگر امریکہ ان کی تردید پر مصر رہا تھا۔

تاہم سعودی ذرائع کا کہنا ہے کہ امریکہ اس میں سرگرمی سے شامل نہیں تھا۔ امریکی ذرائع نے صرف یہ کیا تھا کہ جو کچھ ہو رہا تھا اس سے جان بوجھ کر چشم پوشی کی تھی۔ اور یہ کام جس کا آغاز سابق صدر بش کے دور میں ہوا تھا وہ صدر کلنٹن کے دور میں زیادہ قوت پکڑ گیا تھا۔

امریکی افسران کا کہنا ہے کہ سعودی عرب نے جس مدد کا دعویٰ کیا ہے وہ نہ تو ہماری امداد سے تھی نہ ہی ہم نے اس کی اجازت دی تھی' اور نہ ہی اس کی حوصلہ افزائی کی تھی۔

سعودی عرب نے بوسنیا کو ہتھیاروں کی فراہمی کے معاملے میں ایران کے کردار کو کم کرتے ہوئے بتایا تھا کہ ایران نے اس معاملے میں بڑھ چڑھ کر باتیں کی ہیں۔ مگر اس کی کوششیں کسی بھی طرح سے سعودی عرب کی کوششوں کے ہم پلہ نہیں تھیں۔

مغربی ذرائع نے بتایا ہے کہ ایران نے چھوٹے ہتھیاروں کے علاوہ افرادی قوت سے بھی بوسنیا کی مدد کی تھی۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے کم از کم ایک ایرانی بوئنگ 747 کی نشاندھی کی تھی جو 1994ء میں زاغرب پہنچا تھا۔ یہ طیارہ اسلحہ سے بھرا ہوا تھا۔

سعودی ذرائع نے بتایا ہے کہ بوسنیا کو اسلحہ کی فراہمی کروشیا کے ذریعے ہوتی تھی جو بوسنیا کو سمندر کی سہولت مہیا کرتا تھا اور اسی ذریعے سے بوسنیا کا مغربی ممالک سے رابطہ قائم تھا۔ تاہم کروشیا اس کام کے بدلے میں 50 فیصدی اپنا حصہ رکھتا تھا۔ بعض ہتھیار ایمرجنسی طور پر ٹزلہ ائرپورٹ کے ذریعے نصف شب کی پروازوں پر بھی بھیجے گئے تھے۔ ٹزلہ پر بوسنین کا قبضہ تھا۔

فرانس نے بار بار الزام لگایا تھا کہ امریکی C-130 طیاروں کے ذریعے بوسنیا کو امریکی امداد سے اسلحہ فراہم کیا گیا تھا۔ اور ایسے طیاروں کو اقوام متحدہ کے مبصرین نے بھی دیکھا تھا۔

امریکی افسران نے اس بارے میں اپنی شمولیت کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان طیاروں کی پروازوں میں امریکہ کا کوئی دخل نہیں تھا تاہم ممکن ہے کہ ترکی کی مدد سے یہ پروازیں بوسنیا پہنچی ہوں۔

یورپین یونین کے سابق نمائندہ برائے مذاکرات مسٹر ڈیوڈ اوون نے گزشتہ روز ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ وہ فرانس اور برطانیہ کے اس نظریے سے متفق ہیں کہ بوسنیا کو جنگ کے دوران امریکہ کی مدد سے اسلحہ ملتا رہا ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس بارے میں کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

OOO

عراق اپریل سے تیل کی فروخت شروع کرے گا

پانچ سال تک شدید اقتصادی پابندیوں کے زیر اثر نیم مفلوج ہو جانے کے بعد ایک بار پھر عراق کی تیل کی پائپ لائنوں میں عراقی تیل دوڑنا شروع کردے گا۔ یہ سلسلہ اپریل سے شروع ہو جائے گا۔

بغداد نے سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 986 بتاریخ 14- اپریل 1995ء میں عائد شدہ شرائط کو تسلیم کرلیا ہے۔ اور امریکہ نے بھی اس کی اجازت دے دی ہے اس کے علاوہ کویت اور سعودی عرب بھی اس پر راضی ہیں۔

سعودی عرب کے سفیر پرنس بندر بن سلطان نے سلامتی کونسل کے پانچ مستقل اراکین امریکہ روس برطانیہ جرمنی اور چین کے سفیروں سے ملاقات کرکے ان کو سعودی عرب کی رضامندی سے آگاہ کیا۔

انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت عراق کے لوگوں کی تکلیف پر دکھ محسوس کرتی ہے۔ اور اس لئے اس نے اقوام متحدہ کی نگرانی میں عراقی تیل کی فروخت کی اجازت دے دی ہے۔ عراق کے ایک پانچ رکنی وفد نے امریکہ کے نمائندوں سے ملاقات کرکے ان شرائط پر بات چیت کی جس کے تحت عراق اپنا تیل فروخت کرے گا۔

اقوام متحدہ کی قرارداد نمبر 986 میں کہا گیا ہے کہ عراق تین ماہ کے عرصے میں ایک ارب ڈالر سے زائد مالیت کا تیل فروخت نہیں کرے گا۔ یہ تیل ترکی سے گزرنے والی پائپ لائنوں کے ذریعے جائے گا۔ اقوام متحدہ نے اس مقصد کے لئے ایک نگران کمیٹی مقرر کردی ہے۔ یہ تیل منا البکر کے آئل ٹرمینل سے بھیجا جائے گا۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اس تیل کی آمدنی عراق میں انسانی ہمدردی کے لئے استعمال کی جائے گی اور اس کا 30 فیصد عراق کے تاوان جنگ اور اقوام متحدہ کی کمیٹی اور اس کے اکاؤنٹنٹوں کے اخراجات کے لئے علیحدہ رکھا جائے گی۔

اس سے قبل عراق نے مئی 1995ء میں قرارداد نمبر 986 کو یہ کہہ کر مسترد کردیا تھا کہ یہ عراق کی خود مختاری کے منافی ہے۔ لیکن فرانس اور روس کی یقین دہانی کے بعد عراق نے اقوام متحدہ کی شرائط قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر سارے معاملات اسی طرح ٹھیک ٹھاک چلتے رہے تو امکان ہے کہ عراق کے نائب وزیراعظم مسٹر طارق عزیز نیویارک کا دورہ کریں گے اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطرس غالی ملاقات کریں گے۔

عرب اخبارات نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان سمجھوتہ طے پاگیا تو اس امر کا بھی امکان ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بغداد کا دورہ کرکے صدر صدام حسین سے ملاقات کریں۔ وہ اپنے دورے کے دوران عراقی صدر کو اس امر کا یقین دلائیں گے کہ اقوام متحدہ کی شرائط کسی طور پر بھی عراق کی خود مختاری کے خلاف نہیں ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی والدہ ہونے کا فخر بھی حاصل ہے۔ آپ کی بیٹی محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ قادیان میں بھی اہم خدمات انجام دیتی رہی ہیں۔ اور اب لجنہ کی صدر ہیں۔ (جب یہ کتاب لکھی گئی) اور جماعت کی تربیت میں مشغول اہم خدمات بجا لا رہی ہیں۔ آپ کی دوسری صاحبزادی محترمہ سیدہ امتہ العزیز بیگم صاحبہ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی صدر کے طور پر محبت محنت شفقت خلوص اور خوش اسلوبی سے فرائض انجام دیتی رہی ہیں۔ اسی طرح آپ کے صاحبزادے محترم مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید کی خدمات غیر ممالک میں دعوت الی اللہ و اشاعت دین حق کے سلسلے میں بجالا رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب محترم صاجزاد مرزا انور احمد صاحب محترم صاجزادہ مرزا اظہر احمد صاحب سلسلہ کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ خود بھی آخری عمر تک باوجود ناسازی طبع اور کمزوری کے لجنہ کے کاموں اور اجلاسوں میں شامل ہوتی رہیں۔ نور ایمان سے منور لازوال تربیت کرنے والی ہستی 31- جولائی 1958ء بروز جمعرات صبح چھ بجے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ حضرت اماں جان کے مزار کے قریب آپ کا مزار ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

ہراول دستہ کا پیش لفظ فضل صاحبہ سابقہ سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ لاہور نے لکھا۔ پیش لفظ کا متن:-

لجنہ اماء اللہ لاہور نے صد سالہ جشن تشکر کے موقعہ پر نئی نسل (بچوں) کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے آسان زبان میں کتب کی اشاعت کا پروگرام بنایا ہے۔ اور اس کے تحت متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی ابتدائی چودہ ممبرات دینی خدمات بجالانے والا ہراول دستہ ہے۔ جس نے اپنی جان و مال وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے عہد کا عملی ثبوت دیا۔ انہوں نے انتھک محنت سے لجنہ اماء اللہ کو انتہائی مضبوط بنیادوں پر قائم کیا اور اپنے نیک نمونہ کو آنے والی نسلوں کے لئے مثال بنا دیا۔

ان کی محنت اور جانفشانی یقیناً اس بات کی مستحق ہے کہ ان کے ذکر کو ہمیشہ تازہ رکھا جائے۔ وہ دینی اور قومی کاموں میں مردوں کے شانہ بشانہ بلکہ آگے نکلنے کی کوشش کرنے والی باہمت خواتین تھیں آج بھی ان کی دینی اور دنیوی زندگی کے نمونے ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کی قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی خدا کرے اس کتاب کو پڑھنے والی نئی نسل میں بھی وہی شوق محبت خدا اور اس کے (-) کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے قربانی اور خدمت دین کا جذبہ پیدا ہو آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ خدیجہ ناصرہ صاحبہ اہلیہ راجہ عبدالحمید (وفات یافتہ) جہلم میں بعارضہ فالج دو ہفتہ سے بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے

○ مکرم نثار احمد چوہدری خانیوال اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

○ محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ ربوہ عرصہ چار سال سے بوجہ فالج اور شوگر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد اسلم صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب' بلڈ پریشر شوگر علیل اور زیر علاج ہیں ان کی مکمل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رشیدہ بیگم شکیلہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع سلیم صاحب ناظم انصار اللہ ضلع گجرات جو چوہدری لعل خان صاحب (وفات یافتہ) آف کھاریاں کی بہو اور خواجہ غلام نبی صاحب (وفات یافتہ) سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل قادیان کی صاحبزادی تھیں مورخہ 31- جنوری 96ء کو کھاریاں میں وفات پا گئیں۔ یکم فروری 96ء کو ایاز باغ کھاریاں میں جنازہ پڑھا گیا اور میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں بعد عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا اور موصیہ ہونے کے باعث مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی اور مولانا صاحب موصوف نے ہی تدفین کے بعد دعا کرائی۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں عبداللطیف صاحب شاہ کوٹی عزیز آباد کراچی سے لکھتے ہیں کہ میری ہمشیرہ محترمہ امتہ اللہ بیگم صاحبہ آف ڈسکہ بعمر 85 سال یکم فروری 96ء کو وفات پا گئیں۔ اسی طرح میری بیٹی طاہرہ صدیقہ 28/29 نومبر 95ء کو فیصل آباد ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری امان اللہ ورک صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی اہلیہ محترمہ حمیدہ بیگم مورخہ 96-2-4 صبح ساڑھے چھ بجے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئیں ہیں آپ موصیہ تھیں۔ مورخہ 96-2-5 کو بعد فجر بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ نقدی

○ سو ڈالر امریکن کا ایک نوٹ چند ہفتے قبل ربوہ میں کہیں گر گیا ہے۔ جس کو بھی ملا ہو براہ کرام چوہدری محمد ابراہیم 11/36 فیکٹری ایریا ربوہ کو پہنچا دیں۔

تقریب شادی

○ مکرم نورالدین صاحب ولد شمس الدین صاحب ڈرائیور تحریک جدید بشیر آباد فارم کی شادی مکرمہ درثمین قمر صاحبہ بنت قمرالدین صاحب آف بھوڑو چک نمبر 18 ضلع شیخوپورہ سے مورخہ 96-1-17 کو بعوض تیس ہزار روپیہ حق مہر پر انجام پائی۔ 96-1-21 کو بشیر آباد فارم میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں تمام اہالیان بشیر آباد اور ملحقہ گوٹھوں سے احباب نے شمولیت کی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم طارق محمود چیمہ صاحب انسپکٹر مال آمد کو اللہ تعالیٰ نے 95-12-14 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ تحریک "وقف نو" میں شامل ہے حضرت صاحب نے نومولود کا نام ازراہ شفقت "فائز محمود چیمہ" رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور نیک خادم دین بنائے۔

ضروری اعلان

○ پاکستان میں بائکنگ اور ٹریکنگ کے علاوہ واٹر سپورٹس اور بیلوننگ وغیرہ کے کورسز بعض تنظیموں کی طرف سے سارا سال بہت معمولی فیس کے عوض منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

امسال بھی مارچ سے دسمبر 96ء تک مختلف کورسز ہو رہے ہیں جن میں ماہ مارچ میں ماؤنٹین لے ای زان آفیسرز کورس (Mountain Liaison Officer) خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

مزید معلومات کے لئے صدر شعبہ بائکنگ' مجلس صحت ربوہ سے رابطہ قائم کرنے کی درخواست ہے۔

کامیابی

○ مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) ڈاکٹر محمود احمد صاحب نیو گارڈن ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ میرے بڑے بیٹے عزیزم نبیل محمود نے K.E میڈیکل کالج کے فائنل پروفیشنل امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزم نے کالج میں ٹاپ تھرڈ پوزیشن کے ساتھ ساتھ سرجری کے مضمون میں گولڈ میڈل حاصل کر کے ٹاپ کیا ہے۔

عزیزم اب امریکہ کے سپیشلائزیشن (Specialisation) امتحان میں داخلے کی تیاری کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزم نبیل کے لئے اعلیٰ امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے اعلیٰ مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

اوورسیز ریسرچ سٹوڈنٹس

ایوارڈ سکیم برائے تعلیمی

سال 97-96

○ وہ طلباء اور طالبات جو برطانیہ کی کسی یونیورسٹی / کالج میں پوسٹ گریجویٹ ریسرچ کورس میں 97-96 سیشن میں داخلہ کے خواہش مند ہوں ان کو ان کی غیر معمولی تعلیمی قابلیت کی بنیاد پر اوورسیز ریسرچ سکیم کے تحت ایوارڈ دیا جاتا ہے۔ اس ایوارڈ کے لئے درخواست فارم اس ادارہ کے رجسٹرار کو لکھ کر حاصل کئے جا سکتے ہیں جہاں پر طالب علم کسی پوسٹ گریجویٹ ریسرچ کورس میں داخلہ لینا چاہتا ہو۔ اس ایوارڈ کے درخواست فارم متعلقہ برطانوی ادارہ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 29- اپریل 96ء ہے۔ جس ادارہ میں پوسٹ گریجویٹ ریسرچ کورس میں داخلہ لینا مقصود ہو اس میں طالب علم اپنے آپ کو 31- جولائی 97ء تک رجسٹر کروانا ہو گا۔ برطانیہ کی وہ یونیورسٹیاں اور کالجز جن میں اس سکیم کے تحت ایوارڈ دئے جاتے ہیں اس کی تفصیل نظارت تعلیم میں موجود ہے۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان برائے ناظمین و

زعماء کرام مجلس انصار اللہ

○ تمام ناظمین اضلاع و زعماء مجالس انصار اللہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی ماہنامہ رپورٹ کارگزاری دفتر ہذا میں بروقت بھجوایا کریں۔ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گذشتہ ماہ کی کارگزاری رپورٹ دفتر ہذا میں پہنچنا ضروری ہے۔ براہ کرم اس کی پابندی کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

تاریخ خدام الاحمدیہ

ضلع لاہور (1938ء تا حال....

○ صد سالہ جوبلی کے موقع پر اس امر کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی تاریخ کی تدوین کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اب آخری مرحلہ میں بذریعہ الفضل یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ ایسے تمام احباب جن کے پاس 1938ء تا حال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور سے وابستہ کسی بھی نوعیت کا کوئی تاریخی واقعہ یا نمایاں کارکردگی یا کارگزاری کی رپورٹ ان کے علم میں ہو وہ براہ کرم تحریری طور پر خاکسار کو 28- فروری 96ء تک ارسال کر دیں علاوہ ازیں اگر کسی کے خاندان میں یا ان کے علم میں کوئی ایسے بزرگ ہوں جن کو بالکل ابتدائی سالوں میں خدام الاحمدیہ لاہور میں کام کرنے کی توفیق ملی ہو یا ان کے علم میں ہو ان کے رابطہ ایڈریس سے بھی مطلع کریں کہ جملہ کمیٹی ان کے پاس خود حاضر ہو سکے۔

منور علی شاہد
کنوینئر کمیٹی تاریخ
115/A علامہ اقبال روڈ۔ لاہور

آپ کا خط ملا

○ مکرم محمد ناصر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شیخوپورہ لکھتے ہیں

مکرم و محترم ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

آپ پر سلامتی ہو۔

روزنامہ الفضل کے شمارہ مورخہ 3- جنوری 1996ء میں بعنوان "سانحہ ارتحال" درج ذیل مضمون شائع شدہ ہے۔

ا۔ مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر راہوالی ضلع جالندھر 29- دسمبر 1995ء تین بجے صبح بروز جمعہ وفات پا گئے۔

عرض یہ ہے کہ محترم جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب راہوں ضلع جالندھر کے سابق امیر تھے۔ اور وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ ان کا راہوالی سے کوئی تعلق نہ ہے۔ خاکسار کے خیال کے مطابق الفضل روزنامہ میں محض کتابت کی غلطی کی وجہ سے راہوں کی جگہ راہوالی تحریر ہو گیا ہے۔ تصحیح فرمائیں۔

بقیہ صفحہ 5

لائے جبکہ ان کے پاس مسواک تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمزوری کی وجہ سے مسواک چبا نہیں سکتے تھے۔ پس میں نے اس مسواک کو لے لیا اور اسے چبایا پھر اس کے ساتھ آنحضور کے دندان مبارک صاف کئے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ اپوزیشن نے حکومت کے خلاف فیصلہ کن جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاہم فی الحال استعفے نہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مسلم لیگ (ن) کے مرکزی ترجمان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت سے نجات ناگزیر ہے۔ 1996ء کو تبدیلی کا سال بنایا جائے گا۔ رابطہ عوام مہم تیز کر دی جائے گی۔ متحدہ حزب اختلاف کی رکن تمام جماعتیں عید کے بعد مرکزی اور صوبائی کنونشن منعقد کریں گی۔ اپریل میں 'ورلڈ کپ کے بعد' حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ ورلڈ کپ کے بعد جلسے جلوسوں کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ متحدہ اپوزیشن کی سپریم کونسل کا جو اجلاس لاہور میں مسٹر نواز شریف کی صدارت میں منعقد ہوا' اس کے بعض اہم فیصلے مخصوص حکمت عملی کے ذریعے عام نہیں کئے گئے۔ بتایا گیا ہے کہ تحریک کے عروج پر پہنچنے کے بعد اسمبلیوں کی رکنیتوں سے استعفے دیئے جائیں گے۔ اس اجلاس میں جو چار گھنٹے جاری رہا اے این پی' جمیعت العلمائے پاکستان اور جمیعت اہل حدیث کے رہنما بھی شریک ہوئے۔ آئندہ اجلاس 20- فروری کو بلایا جائے گا۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ تحریک چلا کر حکومت کو الٹانا تخریب کاری ہے۔ اپوزیشن نے پہلے بھی کئی دفعہ الٹی میٹم دیا اور کئی تحریکیں چلا کر دیکھ لیں۔ عوام نے ان کو مسترد کر دیا آئندہ بھی ایسا ہی ہو گا۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ورلڈ کپ پر امن رہے گا۔ مسلم لیگ (ن) اور جماعت اسلامی نے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ سپاہ صحابہ بھی مظاہرہ نہیں کرے گی۔

○ امریکی محکمہ خارجہ نے تحقیقات کے بعد اعلان کیا ہے کہ چین نے پاکستان کو کوئی ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم نہیں کی۔ تحقیقات کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان ایٹمی ٹیکنالوجی کے حصول کے لئے کسی قسم کا تبادلہ نہیں ہوا۔ اور اس سلسلے میں سامنے آنے والی تمام رپورٹیں بے بنیاد ہیں۔ چین نے نہ تو این پی ٹی کی خلاف ورزی کی اور نہ ہی پاکستان کو کہوٹہ لیبارٹری کے لئے یورینیم کی افزودگی کے لئے رنگ میگنٹ مہیا کئے۔ لہٰذا پاکستان کے خلاف کوئی اقتصادی پابندیاں نہیں لگائی جائیں گی۔

○ بلدیاتی انتخابات 31- مئی سے قبل کرانے کے لئے مختلف تجاویز پر غور شروع کر دیا گیا۔ سابق وزیر اعلیٰ کے مرحلہ وار انتخابات کے فارمولے کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ بلدیاتی انتخابات جماعتی بنیادوں پر بھی ہو سکتے ہیں۔ حتمی فیصلہ مارچ میں ہو گا۔ جماعتی انتخابات پیپلز پارٹی کا موقف ہے جبکہ غیر جماعتی مسلم لیگ (ج) کا موقف ہے۔

○ 25 ہزار روپے کے انعامی بانڈ کی پہلی قرعہ اندازی 15- فروری کو ہو گی۔ اس کے پہلے انعام کی مالیت اڑھائی کروڑ روپے ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے 88 ارکان نے ایک تحریک استحقاق جمع کرائی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف مسٹر شہباز شریف کو جیل میں ذہنی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ جس سے پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ تحریک میں کہا گیا ہے کہ اڈیالہ جیل کے حکام نے شہباز شریف کو آئینی قانونی اور جیل مینوئل کے مطابق ملنے والی مراعات سے محروم رکھا ہوا ہے۔

○ کراچی میں پولیس نے یہ اطلاع ملنے پر کہ مطلوب دہشت گرد نعیم شری ایم کیو ایم کے ہیڈ کوارٹر نائن زیرو میں موجود ہے اس کا محاصرہ کر لیا اور تلاشی لی۔ ایم کیو ایم کے رہنماؤں کو باہر کھڑا کر دیا۔ ایم پی اے ہاسٹل کا بھی گھیراؤ کیا گیا۔ گاڑیوں کی تلاشی لی گئی۔ ایم کیو ایم کے لیڈر اشتیاق اظہر کے گھر پر چھاپہ مارا گیا۔ متعدد افراد کو گرفتار بھی کر لیا گیا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے اپنے کارکنوں کو پھر ہدایت کی ہے کہ وہ روپوش ہو کر اپنی جانیں بچائیں۔ حکومت میرے ساتھیوں کو جعلی مقابلوں میں چن چن کر مارنا چاہتی ہے۔ انہوں نے معاملے کی نزاکت کو نہیں سمجھا۔ جو کارکن میری ہدایت پر عمل نہیں کریں گے میں سمجھوں گا کہ انہیں مجھ سے محبت نہیں۔

○ مسٹر نواز شریف پر صدر فاروق احمد خان لغاری کی طرف سے چار ارب روپے ہرجانہ ادا کرنے کے کیس میں صدر فاروق لغاری 11- مارچ کو لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس میاں اللہ نواز کے روبرو خود پیش ہو کر اپنا بیان قلم بند کروائیں گے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سحری کے وقت پولیس نے چھاپے مار کر گرفتاریاں کیں۔ بھارتی فوج کے ساتھ حریت پسندوں کے مقابلوں میں 11- شہری شہید اور 20- زخمی ہو گئے۔ 17- علاقوں میں شہریوں کے خلاف تلاشیوں اور چھاپوں کی کارروائیاں کی گئیں۔ کشمیری حریت پسندوں کی کارروائیوں سے بھارتی فوج کے 5 فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ پاک پتن میں پی ایس ایف کے کارکنوں نے سکول میں توڑ پھوڑ کی اور ہیڈ ماسٹر سے بد سلوکی کی۔ یہ طلباء سکول سے خارج کئے جانے والے اپنے ایک ساتھی کو دوبارہ داخل کروانا چاہتے تھے۔

○ مولانا عبدالستار خان نیازی شوگر لیول کم ہو جانے کی وجہ سے اچانک بے ہوش ہو گئے۔ اگلے دن وہ ہوش میں آ گئے۔ مسٹر نواز شریف نے فون پر ان کی عیادت کی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی کو ہدایت کی ہے کہ پنجاب میں امن لائیں وزیر اعظم نے انتظامی مشینری خصوصاً پولیس کی کارکردگی بہتر بنانے پر زور دیا۔

○ اپوزیشن کی سپریم کونسل نے اپنے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان کی مہم کا ٹارگٹ بے نظیر بھٹو اور ان کی حکومت رہیں گے۔ صدر فاروق لغاری کو نہیں چھیڑا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ پنجاب کو پیپلز پارٹی کی نافرمانی کی سزا دی جا رہی ہے۔ ملک کے سب سے بڑے صوبے کو بدامنی اور لاقانونیت کا گڑھ بنا دیا گیا ہے اور مالی وسائل سے محروم کیا جا رہا ہے۔ قومی مالیاتی کمشن میں پنجاب کا مقدمہ موثر انداز میں لڑنے کی پاداش میں صوبائی سیکرٹری خزانہ کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں وزیر اعظم بیگم خالدہ ضیاء کے قافلے پر بم سے حملہ کیا گیا۔ تاہم یہ حملہ وزیر اعظم کی کار گزرنے کے بعد ہوا۔ گاڑیوں کو معمولی نقصان پہنچا۔ یہ ایک گھریلو ساخت کا چھوٹا بم تھا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔

○ یوریا کھاد کی قیمت میں 11 روپے فی بوری اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ آسٹریلیا کی طرف سے سری لنکا میں کھیلنے سے انکار کے مسئلے پر مذاکرات جاری ہیں لیکن کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ حتمی فیصلہ اتوار کو اختتامی تقریب کے بعد مذاکرات میں ہو گا۔

○ پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان وسیم اکرم نے کہا ہے کہ ہمیں بال ٹھاکرے کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ بھارت جائیں گے۔

○ پاکستان کرکٹ کنٹرول بورڈ کے چیف ایگزیکٹو اور ورلڈ کپ آرگنائزنگ کمیٹی کے خزانچی مسٹر عارف عباسی نے کہا ہے کہ سری لنکا سے نہ تو کوئی میچ شفٹ ہو گا نہ شیڈول تبدیل کیا جائے گا۔

○ پاکستانی ٹیم کے سٹار بیٹسمین انضمام الحق اپنے گھٹنے کے علاج کے لئے برطانیہ روانہ ہو گئے ہیں۔

○ ورلڈ کپ کی انتظامیہ نے کہا ہے کہ سری لنکا چاہے تو کولمبو میں ہونے والا میچ پاکستان یا بھارت منتقل کر دے۔

○ پاکستانی کرکٹ کے مینجر انتخاب عالم نے کہا ہے کہ اگر انضمام فٹ نہ ہوئے تو سلیم الہٰی کھیلیں گے۔

سبزیوں کے بیج

○ موسم گرما کی سبزیوں کے بیج وکالت زراعت میں دستیاب ہیں احباب حاصل کر سکتے ہیں۔

(وکالت زراعت)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: 643

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضلِ خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں۔
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار- ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 6 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

طب یونانی میں ہائی بلڈ پریشر کا شافی علاج
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
فشار کیپسول
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی وسکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534